Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ہر روز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۵ صفر ۱۳۹۴ھ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۳ھش ۲۸ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے

اُس وقت گناہ کی فطرت مر جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے

"ہر چیز کے لئے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ، خیار شنبر، ترید میں اگر وہ صفات نہ پائے جاویں جو ایک بڑے تجربہ کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں تو طبیب ان کو ردّی کی طرح پھینک دے۔ اسی طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدس، کبریائی، قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔ اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ رُوحانی زندگی ہوتی ہے۔ یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۶۹)

زعماء صاحبان توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ میں سے کئی مجالس کے بجٹ فارم برائے ۱۹۷۴ء ابھی تک مرکزی دفتر میں موصول نہیں ہوئے۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء صاحبان سے گذارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ ارسال نہیں کئے وہ اس اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور جلد یہ بجٹ فارم مرکزی دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

قائد مال

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

غانا (مغربی افریقہ) کے مقامی باشندوں کا احمدیہ سکول کی تعمیر کیلئے وقارِ عمل

احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا (غانا) کے پرنسپل مکرم کمال الدین صاحب اپنے خط محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۴ء میں اپنے سکول کی تعمیر کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"عمارت کے لئے تمام بنیادی سامان خرید لیا گیا ہے۔ زمین کی صفائی کی جا رہی ہے۔ زمین پر گھنے جنگل اور جھاڑیاں تھیں جن کی صفائی جماعت کے وقارِ عمل کے ذریعہ کروائی گئی۔ اس طرح قریباً ۲۰۰ سیڈیز (پاکستانی اٹھارہ سو روپے) کی بچت ہوئی۔

زمین کے ایک حصہ میں ایک پرانی عمارت تھی اس کو گرا دیا گیا اور فومینا (FOMENA) کے مقامی لوگوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ملبہ اصل جگہ سے ہٹا دیں اور بڑے بڑے سیمنٹ بلاکس جو قریباً دو ہزار کے قریب ہیں ان کو ایک علیحدہ جگہ پر جمع کر دیں۔ اس اپیل پر ایک سو پچاس افریقن مرد، عورتیں اور بچے وقارِ عمل پر آئے اور سب نے بلا امتیاز اپنے سروں پر وزنی بلاکس اٹھا کر ایک جگہ پر اکٹھے کر دیئے اور اس طرح تعمیر کے لئے زمین صاف کر دی گئی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ھش

ایک خطرناک رخنہ اور اس کا سدّباب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں ناگزیر فطری اختلاف کے باوصف مسلمانوں کو باہم متحد رہنے اور تفرقہ سے بہر طور بچنے کی نہایت پُرزور تلقین فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی اتحاد میں رخنہ ڈالنے والے اقدامات سے محترز رہنے پر بھی بہت زور دیا ہے۔ ایسے مہلک اقدامات میں سے ایک یہ ہوتا ہے کہ بعض مسلمان افراد یا ممالک کسی ذاتی مفاد کے پیش نظر اسلام کے کھلے دشمنوں کے ساتھ دوستی بڑھانے اور انہیں اپنا راز دار بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بات باہمی اتحاد کے حق میں سمِّ قاتل سے کم نہیں ہوتی۔ غیروں کو دوست بنانے والے ایسے لوگوں یا ملکوں کی نظر محض حقیر نوعیت کے ذاتی مفاد پر ہوتی ہے اور اس کے انتہائی مہیب نقصان سے انہوں نے جان بوجھ کر آنکھیں بند کی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ روش باہمی اتحاد پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روش سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۱۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے لوگوں کو چھوڑ کر (دوسروں کو) رازدار دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے بدسلوکی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے اور تمہارے دکھ میں پڑ جانے کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی دشمنی انکے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں مخفی ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو تو ہم نے تمہارے لئے اپنی آیات کو (بغیر کسی ابہام کے) کھول کر بیان کر دیا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام مسلمانوں کو غیر مسلموں سے سرے سے کوئی تعلق نہ رکھنے یا ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اُس نے ایسے غیر مسلموں کے ساتھ تعلق بڑھانے اور انہیں اپنا ہمدرد سمجھ کر رازدار بنانے سے منع کیا ہے جن کی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی اظہر من الشمس ہے جو دل سے مسلمانوں کا بُرا چاہتے اور انہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (الممتحنہ آیت ۹)

اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑتے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس کے بالمقابل جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ دین کی بناء پر دشمنی رکھتے ہوں اور جنہوں نے انہیں ان کے گھروں اور وطنوں سے بے دخل کر دیا ہو یا وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں پر ایسے مظالم ڈھانے والوں کی پیٹھ ٹھونکی اور ان کی مدد کی ہو اُن سے خدا تعالیٰ نے دوستی کرنے اور انہیں اپنا ہمدرد سمجھنے سے سختی سے منع کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (الممتحنہ آیت ۱۰)

اللہ تم کو صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے جنگ کی اور جنہوں نے تم کو گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر تمہارے دوسرے دشمنوں کی مدد کی اور جو لوگ بھی ایسے لوگوں سے دوستی کریں وہ ظالم ہیں۔

ان آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مسلمانوں کے لئے ہرگز بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنوں کو چھوڑ کر ایسے لوگوں سے پینگیں بڑھائیں جو اختلافِ مذہب کی وجہ سے مسلمانوں کے درپے آزار ہوں انہیں ان کے گھروں اور املاک اور وسائلِ پیداوار سے محروم کر دینا جن کا دن رات کا مشغلہ ہو اور جن کے سینوں میں اُنکے خلاف بغض و عناد کی آگ سُلگ رہی ہو۔ ایسے کھلے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرنیوالے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ظالم قرار دیا ہے۔

ماضی میں بھی اور فی زمانہ بھی مسلمانوں اور مسلمان حکومتوں کے مابین اتحاد کے قیام میں سب سے بڑا رخنہ یہی رہا ہے کہ بعض لوگ اور حکومتیں باہمی اتحاد پر اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کو ترجیح دیتی رہی ہیں۔ اگر تاریخ اسلام کی ورق گردانی کی جائے اور گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو ایسے مشرکوں اور کافروں کے ساتھ جن کی اسلام دشمنی اظہر من الشمس ہے دوستی کرنے والے افراد اور مسلمان حکومتوں کی نہ پہلے کمی تھی نہ آج کی دُنیا ان سے خالی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے سیاسی زوال و انحطاط میں بعض افراد اور ممالک کی اس عاقبت نااندیش روش کا بھی بہت دخل ہے۔

یہ امر از حد اطمینان کا موجب ہے کہ اس زمانہ میں اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان ملکوں میں سیاسی اتحاد کی ایک نئی بنیاد قائم ہوئی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس بنیاد کو مضبوط بنانے میں اسلامی سربراہوں کی مساعی کا بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی دوسری کانفرنس (جو حال ہی میں لاہور میں ختم ہوئی ہے) کی اہمیت ہی یہ ہے کہ یہ اتحاد کے رشتوں کو کچھ اس طور پر استوار کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ کئی رُوٹھے ہوئے بھائی من گئے ہیں اور کروڑوں بچھڑے ہوئے دُور افتادہ بھائی پھر آ ملے ہیں۔ اسی لئے اس تاریخی کانفرنس کے نتیجہ میں مسلمان ملکوں کے مابین قائم ہونے والے اتحاد میں بحمد اللہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت استحکام پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس اتحاد کو دشمنوں اور مخالفوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر بناتا اور مسلمانوں کو سیاسی استحکام سے مالا مال کرتے ہوئے انہیں دُنیا میں سربلندی عطا فرماتا چلا جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے درد و الحاح سے دُعائیں کرنا اور مسلسل کرتے چلے جانا ازبس ضروری ہے کیونکہ ع

سب منحصر ہے رحمتِ پروردگار پر

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۷۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے عزیزم میاں عبد البصیر نون کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ بنت محترم حاجی میاں رشید احمد صاحب آف کوٹ مومن بالعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپے فرمایا۔

اسی طرح عزیزم میاں محمد ارشد صاحب گوندل ولد حاجی رشید احمد صاحب آف کوٹ مومن کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ نے ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری محمد حیات خان صاحب آف مانگٹ اونچا بالعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر فرمایا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح سے مبارک کرے۔ آمین (عبد السمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی امتیازی شان

مکرم محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

(۲)

حالی جو اپنی قومی دردمندی کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں لکھتے ہیں ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں اب تفرقہ خود آکے پڑا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

اور اسی موضوع پر آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اشعار سنئے ؎

ظاہر میں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سطوت و رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ صنعت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ ذکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ رحمت و شفقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی
موسوم ہے گنہ دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
[illegible]
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
[illegible] یار دوبارہ بھی آ گئے
[illegible] صاف بناؤ گے یا نہیں
[illegible] خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
[illegible] اس کو منہ دکھاؤ گے
[illegible] اب بھی اگر [illegible] تو سنبھالو خدا

ان اشعار میں آپ ایک سچے دردمند دل کے خلوص اور سوز و گداز کی کیفیت ملاحظہ فرمائیں گے اور محسوس کریں گے کہ یہ کیفیت بیان کرنے والا مسلمانوں کی اصلاح کی کتنی شدید تڑپ رکھتا ہے۔ حالی صرف یہ کہکر خاموش ہو جاتے ہیں ؎

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ دعا بھی قبول ہوگئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں سے ہی ایک شخص کو پھر دوبارہ خسروی کا آغاز کرنے کے لئے بھیجدیا۔ جس نے غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم کی بنیاد رکھدی اور مسلمانوں کی زبوں حالی کو یکسر بدلنے کا تہیہ کر لیا ؎

چوں دگر خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

بہرحال یہ تو اسلوب بیان کی باتیں تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا اصل موضوع جیسا میں نے پہلے عرض کیا ہے اللہ جل شانہٗ کے جاہ و جلال کا اظہار اسکی ذات سے کامل لگاؤ اور اس کی مکمل اطاعت و محبت ہے۔ اس موضوع پر بے شمار دوسروں نے بھی لکھا۔ اور ہزاروں لاکھوں لکھتے جاویں گے۔ لیکن آپ کی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا ؎

"در کلام تو چیزے است کہ شعراء را در آں دخلے نیست"

(تذکرہ صفحہ ۶۵۴)

کہ تیرے کلام میں ایک چیز ایسی ہے کہ دوسرے شعراء کو اس میں کوئی دخل ہو ہی نہیں سکتا اور وہ چیز کیا ہے؟ وہ ایک شدید جذبۂ محبت ہے جو دوسرے شعرا کی طرح ایک عارضی یا ایک آنی جانی جذبہ نہیں۔ بلکہ ہمہ تن حضور کے وجود پر طاری و حاوی ہے۔ یہ جذبہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس کے احسانات اور اس کے احسان پر تشکرات اور دعاؤں سے بھرپور ہے اور پھر اس حد تک کہ کوئی بھی موضوع ہو۔ چولہا بابا نانک کے متعلق کچھ کہنا ہو۔ بچوں کی آمین ہو۔ یا کسی بیماری یا جنگ کے تعلق کسی پیشگوئی کا اظہار ہو۔ نہیں یہی جذبہ کارفرما نظر آئے گا۔ بلکہ ہر شعر اور ہر مصرع اسی ایک جذبہ کی تفسیر ہوگا۔ میں نے چولہا بابا نانک صاحب کا ذکر کیا ہے۔ آپ اس نظم کا کوئی حصہ پڑھیں تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایثار اور مجاہدہ کی تلقین نظر آئے گی۔ اور اس کی ذات بے پایاں پر نثار اور فدا ہونے کا جذبہ نظر آئیگا۔ حضور فرماتے ہیں ؎

جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے یہی اختیار
جو اس کے لئے کھوتے ہیں جان و تن
وہی پاتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں
وہ ہے وحدہٗ لاشریک اور عزیز
نہیں اس کی مانند کوئی بھی چیز
اگر جاں کو دل اس کی راہ میں فدا
تو پھر بھی نہ ہو شکر اس کا ادا
اللہ جل شانہٗ کی ذات سے شدید محبت اور اس کے ملنے کی تڑپ کا نثار ان اشعار سے بڑھکر اور کیا ہوگا ؎

سخن نرم و نرم مراں ز شہر یار
کہ ہستم بر او دل و عیدار
(میرے سامنے کسی بادشاہ کا ذکر نہ کر کیونکہ میں تو نرم اور دوانہ ہے پر میرا دل پڑا ہوا ہوں)
خداوندے کہ جاں بخش جہاں است
بدیع و خالق و پروردگار است
(وہ خدا جو دنیا کو زندگی بخشنے والا ہے وہی حقیقی خالق ہے اور پروردگار ہے)
کریم و قادر و مشکلکشائے
رحیم و محسن و حاجت برائے
(وہ کریم ہے وہ قادر خدا ہے اور ہر مشکل کو دور کرنے والا ہے پھر وہ رحیم ہے اور محسن ہے اور حاجتیں پوری کرنے والا ہے)
دل من دلبرے را تخت گاہے
سر من در رہ یارے نثارے
(میرا دل اس محبوب کا تخت ہے اور میرا سر اس یار کی راہ میں قربان ہے)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی
(اے محبت تو نے عجیب رنگ دکھائے ہیں تو نے یار کی راہ میں زخم و مرہم برابر کر دیئے)
ذرۂ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ تو چوں مہِ تاباں کردی
(تو نے ایک تجلی سے ذرے کو سورج بنا دیا اور بہت دفعہ ہماری طرح کی خاک کو تو نے چمکتا ہوا چاند بنا دیا)
وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض
دیر رغبت بزدی آں ملک آساں کردی
(واہ تو نے کیا معجزہ دکھایا کہ فیضان کی ایک تجلی سے جانے دیر رغبت بندہ کو آسان کر دیا)

اسی طرح "آمین" کے اشعار دیکھ لیجئے۔ ان میں وہی ہمہ گیر جذبہ کارفرما ہے جس میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری اور دعا ہے بلکہ تحقیق حق پر صداقت کی برتری بھی نمایاں طور پر ثابت کی گئی ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کے محبت بھرے دامن میں پناہ حاصل کرنے کی مسرت بھی بیان کی گئی ہے ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
مقابل پر میرے یہ لوگ آئے
کہاں مرنے سے پہلے تو نے ہی مارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بہار آئی ہے اس دم خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں
ہوا ظاہر وہ کچھ پہ میرا ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دراصل روحانی شعراء کا مقام بالکل الگ ہے اور ہم عام اشعار کے پیمانے سے اسے ناپ ہی نہیں سکتے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاودانی، ہر دم ہو دل پیہم دواں ہے زندگی

[illegible] اللہ تعالیٰ نے ایک عالمی [illegible] کے لئے پیدا کیا ہو۔ اس کے شب و [illegible] سوز و گداز کا اندازہ کون [illegible] ہے۔ پھر حضور کا ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی مقصود یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کو نہ صرف دل میں قائم کرنا، بلکہ اس کی راہ میں تمام قسم کے ذاتی آرام و آسائش کو ترک کر کے صرف خدمتِ خلق کی خاطر شب و روز قربانی کرتے چلے جانا رانا کٹھن مرحلہ ہے کہ جب تک انسان نفسانی طور پر اپنے اوپر ایک موت وارد نہ کر لے وہ اس مقصد کے حصول کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اس کے بندوں کے ساتھ شفقت اور خیر خواہی کے جذبات کا آئینہ آپ ان اشعار میں دیکھیں ؎

بدل درد سے کہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیاں آں درد را تقریر کرتا ہم

(وہ درد جو میں طالبانِ حق کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہوں میں اس درد کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔)

دلم در جانم چناں مستغرق اندر فکرِ او شاں است
کہ من از دل نپردازم نہ از جاں خود آگاہم

(میری جان اور دل ان لوگوں کی فکر میں اس قدر مستغرق ہے کہ نہ مجھے اپنے دل کی خبر ہے اور نہ اپنی جان کا ہوش ہے)

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمی کارم ہمی بارم ہمی ذکر و ہمی فکرم

(میرا مقصود اور خواہش خدمتِ خلق ہے یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے اور یہی میری یاد و عمل ہے)

چناں شام پر غبار و تیرہ حالی مے بینم
خدا بردے فرو آرد سحر گاہم

(جب میں دنیا کی تاریکی کو دیکھتا ہوں تو خدا اس پر میرے پچھلے رات کی دعاؤں کی قبولیت نازل فرمائے)

آپ ان اشعار پر جتنا غور کریں گے اتنا ہی یہ محسوس کریں گے کہ ان جذبات کو قلم سے ظاہر کرنے والا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا دل نہ صرف محبتِ الٰہی میں سراپا گداز ہو بلکہ مخلوقِ خدا کی محبت اور شفقت سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو۔ میں اس مضمون کے سلسلے میں مختلف کتب کی ورق گردانی کر رہا تھا اور میں اس کوشش میں تھا کہ اگر ممکن ہو تو اس صدی یا گزشتہ صدی کے آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معاصر اہلِ قلم میں سے حضور کے علاوہ کسی ایسے اہلِ سخن سے بھی تعارف حاصل ہو جو اپنی ذات میں حال اور قال کی کیفیتوں کو وارد کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے ملنے کی شدید تڑپ اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عزم رکھتا ہو مگر تمام اہلِ ادب باوجود بہت اچھا لکھنے کے اور کہنے کے میں نے اس قلبی کیفیت سے محروم پائے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا فرقِ امتیاز ہے البتہ میں یہاں ایک بزرگ ہستی کا ذکر ضرور کروں گا جن کا کلام اگرچہ نہایت مختصر ہے مگر اس میں روحانی تڑپ کی وہ جھلک موجود ہے جس کا وسیع ادب میں پورا نظارہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں نظر آتا ہے۔ میری مراد حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کی ذات سے ہے۔ آپ کا کلام منبع عرفان و دریائے معرفت بہاولپور کے ریگستانی علاقے کی ریاضتی زبان میں ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ؎

"میرا یار چنا مہیں پاروے
نے ہار توڑیں نے لک پاروے
پچ کچھ تے میکوں تھیسا رکھوں
سہاگ توڑیں نے لک پاروے"

یہ عجیب بات ہے کہ غالب و میر کی غزل گوئی سے لے کر اقبال کے فلسفۂ خودی تک اور حسرت و آزاد کی سیاسی شاعری سے لے کر فیض کے اشتراکی نغموں تک ہمارے شعراء نے سینکڑوں موضوعات کو اپنا یا ان میں فرد و اور سراپا وار شیئیں اور انسان۔ وطنیت اور مذہب حیات اور تمدن۔ مغربیت اور تصوف اور ایسے کئی قسم کے مسائل پر دل کھول کر لکھا۔ مگر انہوں نے اپنے دل کے اندر اتباعِ رسول کی وہ چنگاری پیدا نہیں کی جس سے حق میسر ہوتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کا مورد ٹھہرتا ہے۔ بے شک زبان اور ادب کے اعتبار سے ان کا کلام ایک کشش رکھتا ہے۔ مگر جب ان کی شخصیتوں اور عمل کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کشش قائم نہیں رہتی۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ ان کا علم اور ذہن تو ایک حقیقت کو سمجھتا ہے۔ مگر دل اس چکی اور آگ سے گزرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ جو انسان کے کندن بننے کے لئے ضروری ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا نگاہ اور نوٹ فقط ان کی کتابوں کے ظاہری صفحات اور ان کے کلام کے ظاہری چست الفاظ تک آ کے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام کی نمایاں صفت یہ ہے کہ آپ پر حال اور قال کی کیفیت بیک وقت موجود ہے۔ آپ جو کچھ الفاظ کے ذریعے کہتے ہیں وہ آپ کا دل اور آپ کا وجود اس کی عملی تفسیر پیش کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام دل کی تہ تک جاتا ہے اور پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ محض کی نیا کاری نہیں۔ بلکہ کہنے والے کے دل سے نکلی ہوئی ایک آواز ہے جو اپنے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ یہ کیفیت نثر اور نظم دونوں کے ساتھ ہے۔ جوں جوں آپ حضور کی تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ کیا جائے کوئی نہ کوئی مقام ایسا آتا ہے جب دل و دماغ کو تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اور لاشعوری طور پر ذہن میں ایک فرحت، یقین اور اطمینان کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے ہم ایسے الفاظ کی بیان کردہ گوئی نہیں کہیں گے۔ بلکہ یہ اس بے پناہ محبت اور ایمان کی تجلی ہے جو حضور کو اللہ تعالیٰ کے وجود اور محبوبِ خدا حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ (باقی)

محترم چوہدری برکت علی صاحب آف شیخوپورہ

(از مکرم کیپٹن ڈاکٹر کوثر احمد صاحب کھاریاں کینٹ)

محترم جناب چوہدری برکت علی صاحب آف شیخوپورہ ۹ اور ۱۰ جنوری کی درمیانی شب کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چوہدری صاحب موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت نیک طبیعت اور پاک سیرت بزرگ تھے۔ بیحد ملنسار اور مہمان نواز واقع ہوئے تھے۔ قدرت نے انہیں مخلوقِ خدا سے ہمدردی کرنے کا جذبہ بغایت عطا فرمایا تھا۔ ان کی ہمدردی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ جماعت اور سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ نیکی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کے ساتھ انہیں بے حد عقیدت تھی۔ سلسلہ کے علماء کرام اور کارکنان کا احترام ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔

جنگ گزشتہ دو سال ایبٹ آباد کے طور پر سندھ کشمیر میں رہا۔ میں والدین سے دور تھا اور دوائی مجھ سے۔ قدرتی طور پر میرے بوڑھے والدین اس جدائی پر افسردہ خاطر رہتے تھے۔ چوہدری صاحب مرحوم کبھی کبھی ہمارے غریب خانہ پر تشریف لاتے۔ میرے والدین کو تسلی و تشفی دیتے۔ اگر ان میں سے کسی کے بیمار ہونے کی خبر چوہدری صاحب کو ملتی تو اسی وقت اپنی کار دوڑا کر ہمارے گاؤں گرمولہ ہزارہ پہنچ جاتے۔ مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ ایک غریب بڑھیا لاہور میں رہتی تھی۔ اس نے بڑی محنت سے اپنی جوان بیٹی کے جہیز کا سارا سامان تیار کیا۔ لیکن رات چور چرا لے گئے۔ لگائی اور سب کچھ لے گئے اور وہ بیچاری بے حد غمزدہ اور رنجیدہ ہوئی۔ چوہدری صاحب کو پتہ چلا تو اس کے گھر گئے اس کی دلجوئی کی اس کو تسلی دی اور اس سے وعدہ فرمایا کہ جب آئندہ آپ کی بیٹی کے رخصتانہ کا وقت آئے تو مجھے اطلاع بھیجیں۔ میں آپ کی ضرور کچھ نہ کچھ مدد کروں گا۔ چنانچہ جب وقت آیا تو اس عورت نے آپ کو کہلا بھیجا کہ اپنے وعدہ کے مطابق مدد فرمائیں۔ چوہدری صاحب نے اسے چھ ہزار روپے کا نقد بھیجا۔ بڑھیا نے وہ ہزار روپے رکھ لئے اور ایک ہزار روپے واپس کر دیئے کہ وہ ہزار میں میرا کفر ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی وفات سے پہلے ہی ان کو بتا دیتا ہے یا انہیں اس قسم کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب اپنی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ قبل اکثر اپنے بچوں کو خاص طور پر اپنے پاس بلاتے اور انہیں اس فانی زندگی کے بارہ میں بتاتے اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے۔

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے۔ ان کا ہر آن اور ہر لمحہ میں حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ (آمین)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورا ہونے کی خوشی میں یہ فنڈ قائم کیا گیا تھا جس میں سے ایک لاکھ روپے لجنات اماء اللہ پاکستان کی طرف سے اشاعت قرآن مجید کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں باقی رقم لجنہ اماء اللہ کے دفاتر ہال اور مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے خرچ کی جا رہی ہے۔ عمارتوں کا کام شروع ہونے والا ہے تمام لجنات اس طرف توجہ کریں۔ چندہ کے نمائندے دالی اپنی کا نام تعمیر شدہ وقف کندہ کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ماہ جنوری ۱۳۵۳ ہش میں لجنات کی وصولی شروع کی جاتی ہے۔ یہ بہت ہی کم ہے صرف گیارہ لجنات نے ماہ جنوری میں چندہ بھیجا ہے ہر لجنہ کو اس چندہ کی تکمیل میں تاخیر ہو جلد رقم پوری ہو۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فیصل آباد	۲۹۶۵۰	ساہیوال	۲۰۶۰۰	سکھر	۰۰
کراچی	۲۰۲۵۰	ربوہ	۰۰	ٹالیگر	۱۴۰۰۰
کرنال	۱۸۰۰۰	خوشاب	۰۰	[illegible]	۳۱۶۰۰
لاہور	۱۶۵۶۵۰	واہ کینٹ	۰۰		

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چارٹ نمبر (۱)

ہماری مشہور سبزیاں (بلحاظ موسم گرما)

نام سبزی	قسم زمین	وقت کاشت	طریقہ کاشت	شرح بیج فی ایکڑ	ترقی دادہ اقسام	تیاری زمین	کھادیں	آبپاشی	بیماریوں کا علاج	وقت برداشت	پیداوار فی ایکڑ	متفرق
بھنڈی (خریف)	ہر قسم کی زمین سوائے کلر اور سیم زدہ کے	۱۵ فروری تا ۱۵ اپریل	بیج کو ۲½ فٹ چوڑی کھیلیوں میں ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر لگائیں پھینے میں دو گوڈیاں ضروری ہیں۔	پانچ چھ سیر	۱۳	پانچ چھ ہل چلا کر زمین خوب نرم کی جائے۔	۲۰-۲۵ گڑے گوبر کی کھاد بوقت کاشت اور ½ من امونیم سلفیٹ فی ایکڑ پودے لگتے وقت	گرم موسم میں ہر ہفتہ کے بعد اور کم گرم موسم میں دس دن کے بعد	سبز تیلا کے برخلاف ڈیپ ٹیکیس کا سپرے کرائیں۔	اپریل تا نومبر	۱۲۰ تا ۱۶۰ من	اگیتی فصل کا زیادہ فائدہ ہے
بھنڈی (خریف)	ہر قسم کی زمین	فروری تا اپریل۔ جون تا جولائی	۵ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں شروع میں تین گوڈیاں ضروری ہیں	۲ سیر	--	تین چار دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۱۵ گڑے گوبر کی کھاد اور ½ من امونیم سلفیٹ پودے لگتے وقت ڈالیں	دس بارہ دن کے بعد پانی دیا جائے۔	لال بھونڈی اور پھپھوندی کے لئے ڈیپ ٹیکیس اور زرلیٹ سپرے کرائیں۔	اپریل تا نومبر	۱۳۰ من	اچھے پھلوں کو بیج کے لئے منتخب کریں
گھیا کدو (خریف)	بھاری زمین	مارچ تا جولائی	۸ فٹ کے فاصلہ پر کھیلیوں پر چار چار فٹ پر بیج لگائیں تین گوڈیاں دینی ضروری ہیں	۲ سیر	--	تین چار دفعہ ہل چلا کر اور سہاگہ چلا کر زمین خوب نرم کی جائے	۲۵-۳۰ گڑے گوبر کی گلی سڑی کھاد کاشت سے پہلے ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں۔	شروع میں لال بھونڈی اور پھپھوندی سے بچانے کے لئے ڈیپ ٹیکیس کا سپرے کرائیں	مئی تا نومبر	۳۲۰ من	بیج کے لئے اچھا پھل پودے کے ساتھ پکنے دیں
کالی توری (خریف)	بھاری زمین	مارچ تا جولائی	۸ فٹ چوڑی کھیلیوں پر چار چار فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں دو گوڈیاں ضروری ہیں	۲ سیر	--	چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۲۰ گڑے گوبر کی گلی سڑی کھاد کاشت سے پہلے ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	--	مئی تا نومبر	۱۵۰ من	بیلوں کو سہارا دیا جائے
کریلا (خریف)	بھاری زمین موزوں ہے	مارچ اپریل جون جولائی	۵ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں اور شروع میں ہی تین گوڈیاں دی جائیں	۴ سیر	--	چار پانچ دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین خوب نرم کریں	کاشت سے پہلے ۲ من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا کھیت میں ملا دیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	لال بھونڈی اور پھلوں کی مکھی کے لئے ڈیپ ٹیکیس کا سپرے کریں	مئی تا نومبر	۱۵۰ من	بیمار پھل کو گڑھے میں دبا دیں
ٹماٹر (خریف)	بھاری زمین موزوں ہے	مارچ اپریل میں بیج بو کر پنیری مئی جون میں آگے منتقل کریں	۲½ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر پودے لگائیں چار گوڈیاں دیں	۱ تا ۲ سیر	گول لمبی درمیانی اور چھوٹی اقسام اچھی پیداوار دیتی ہیں	چار پانچ دفعہ ہل اور سہاگہ دے کر زمین نرم کریں	۲ من سپر فاسفیٹ ایک من یوریا اور تیس گڑے گوبر کی کھاد بیج بونے کے بیس دن بعد ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	دمیک کے لئے ایلڈرن پانی کے ساتھ استعمال کریں	اگست تا دسمبر	۸۰ من سبز ۲۰ من خشک	کھیت میں پانی زیادہ کھڑا نہ ہونے دیں
بینگن (خریف)	بھاری زمین	فروری مارچ اور جون جولائی میں پنیری کاشت کریں بعد پودے اپریل مئی اور اگست ستمبر میں منتقل کریں	تین فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۲½ فٹ کے فاصلہ پر پودے لگائیں۔ چار گوڈیاں ضروری ہیں	۴½ سیر	--	چار پانچ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۲ من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا اور ۴۰ گڑے گوبر کی کھاد ڈالیں	ہر ہفتہ بعد پانی دیں	ہڈا کے لئے ڈیپ ٹیکیس کا سپرے کریں	مئی تا دسمبر	۲۰۰ من	فصل کو سال بھر سال تک رکھنے کے لئے ... زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔
ٹنڈا (خریف)	ہر قسم کی زمین	جنوری تا اپریل	۶ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں تین گوڈیاں ضروری ہیں۔	۱ سیر	دسمبر	تین چار دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کریں	۱۵-۲۰ گڑے گوبر کی گلی سڑی کھاد وقت کاشت اور ایک من یوریا پھول نکلتے وقت	پانی ہر ہفتہ کے بعد دیں	پھلوں کی مکھی اور لال بھونڈی کے لئے ڈیپ ٹیکیس اور پھپھوندی کے لئے زرلیٹ کا سپرے کرائیں	اپریل تا جولائی	۲۰۰ من	توڑنے کے لئے صبح نرم توڑیں

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار اصحاب کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں کثیر تعداد زمیندار اصحاب کی ہے جو سال میں دو مواقع پر اپنی فصلیں اکٹھی کرتے ہیں اور دونوں موقعوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانی پیش کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمیندار اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہمارے زمیندار دوست اپنی ذمہ داریوں کو اگر اخلاص اور بشاشت کے ساتھ ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی فصل میں انشاء اللہ برکت ڈال دے گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ان برکتوں کے خود نظارے دیکھے ہیں اس لئے میں تمام دوستوں سے عموماً اور زمیندار اصحاب سے خصوصاً ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بجٹ کا ۲/۳ حصہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور آپ کی کوششوں میں اور آپ کی زمینداری اور آپ کی تجارت اور آپ کے پیشوں میں برکت ڈالے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

پس زمیندار اصحاب توجہ فرمائیں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا واقعی انہوں نے اپنے بجٹ کا ۲/۳ حصہ (بلکہ اب تو ادائیگی ۳/۴ ہونی چاہیئے کیونکہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے) ادا کر دیا ہے۔ مرکزی کھاتہ جات کے مطابق ابھی خاصی تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جنہوں نے اپنے بجٹ کا ۳/۴ حصہ ادا نہیں کیا۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جماعتیں بھی ہیں جو ۳/۴ کی حد سے بھی آگے نکل چکی ہیں۔ عہدیدار اصحاب کا فرض ہے کہ وہ اپنے بجٹ کی وصولی سو فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے امسال بھی

سرگودھا بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی ٹیم کو امسال بھی ضلع جھنگ کے ضلعی ٹورنامنٹ میں چیمپئن شپ جیتنے کے بعد انٹر ڈسٹرکٹ باسکٹ بال ٹورنامنٹ برائے ہائی سکولز میں ضلع جھنگ کی نمائندگی کرنے کا موقع حاصل ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔

یہ ٹورنامنٹ سرگودھا بورڈ کے زیر انتظام ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس میں مختلف اضلاع کی چیمپئن ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا اس ٹورنامنٹ کا پہلا میچ گجرات کی ٹیم سے ہوا جو کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۴۴ کے مقابلہ میں ۹۲ پوائنٹس سے جیت لیا۔ دوسرا میچ ضلع راولپنڈی کی ٹیم سے ہوا جس میں ربوہ، راولپنڈی کو ۲۶ کے مقابلہ میں ۷۶ پوائنٹس سے شکست دے کر فائنل میں پہنچ گیا۔ فائنل مقابلہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور کنٹونمنٹ پبلک سکول راولپنڈی کے درمیان ہوا جس میں سخت مقابلہ کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے راولپنڈی کو ۳۲ کے مقابلہ میں ۴۵ پوائنٹس سے شکست دے کر اپنا سابقہ اعزاز برقرار رکھا۔ الحمد للہ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے عزیزان حافظ مسعود اقبال، مبارک احمد اور طاہر حسین نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو سکول کے لئے مزید کامیابیوں اور نیک نامیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

تقریب شادی اور درخواست دعا

۲ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش بروز ہفتہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ) کے صاحبزادے عزیز حامد احمد صاحب خالد بی۔اے کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۷ صلح ۱۳۵۳ ہش کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ حمیدہ مرزا صاحبہ بنت محترم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ عزیز حامد احمد خالد حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ حمیدہ مرزا محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ رخصتانہ کی تقریب مکرم مرزا محمد ادریس صاحب کے مکان واقع محلہ دار الصدر شرقی ربوہ میں عمل میں آئی جس میں دیگر احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ازراہ شفقت بشرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم اقتدار احمد صاحب ہاشمی نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم پڑھی جو اس موقع کے لئے آپ نے کہی تھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

۴ تبلیغ بروز دوشنبہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے اپنے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی ازراہ نوازش تشریف لائے۔ دعوت کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو کامیاب کرے اور اسے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کے زعماء اعلیٰ اور زعیم صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ

۱۔ چندہ مجلس انصار اللہ تمام اراکین سے شرح کے مطابق وصول کریں جو کہ ایک پیسہ فی روپیہ ہے۔

۲۔ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ کے گذرنے کے بعد یک دفعہ کی وصولی مشکل ہوتی ہے۔

۳۔ جو رقم وصول ہوا کرے اسے ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیز انتصار احمد عباسی ابن افتخار احمد صاحب عباسی نے ایم۔فارمیسی کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ عزیز موصوف نے اس سے پہلے بھی بی۔فارمیسی کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل رہ کر گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔

بزرگان جماعت و احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو دین و دنیا کی مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(سکینہ عباسی سیکرٹری خدمت خلق لجنہ اماء اللہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴